بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۴۶ھش ۳۰ شوال ۱۳۸۶ھ ۱۰ فروری ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۹ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ نزلہ اور زکام کی تکلیف میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

-• ربوہ ۹ فروری حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب جلسہ سالانہ کے بعد سے بچھر بجارضہ بخار بیمار چلے آتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

-• ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو تحریک جدید القاء ربانی ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہونگی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین پر سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خداوند کریم برکت دے گا۔ جو شخص اس آواز کا جواب دے گا وہ اپنے رب سے اجر عظیم کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں لیتا۔ اگر تم ایک پیسہ اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو گے تو اس کے بدلہ میں تمہیں وہ کچھ دے گا جس کو تم گن بھی نہ سکو گے۔"

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

-• ہمارے مالی سال کے ساڑھے تین ماہ گزر چکے ہیں مگر چندہ کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے بجٹ کے مطابق ممبرات سے چندہ وصول کر کے باقاعدگی سے مرکز میں بھجوایا کریں۔ تا سال کے آخر میں انہیں ممبرات سے اکٹھا چندہ وصول کرنے میں دقت پیش نہ آئے۔ جن لجنات کی طرف سے ابھی تک بالکل چندہ نہیں آیا۔ انہیں اعلان ہذا سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے

نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہیئے تاکہ حضورِ دل پیدا ہو جاوے

"نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہیئے کیونکہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے سورۂ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہیئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہیئے اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں تاکہ حضورِ دل پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ جس نماز میں حضورِ دل نہیں وہ نماز نہیں۔ آجکل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں۔ جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دعا کی جاوے۔ نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں۔ نماز خود دعا ہے۔ دین و دنیا کی تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہئیں۔

نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جا سکتی ہے، رکوع میں بعد تسبیح، سجدہ میں بعد تسبیح، التحیات کے بعد کھڑے ہو کر رکوع کے بعد بہت دعائیں کرو تاکہ مالامال ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ دعا کے واسطے رُوح پانی کی طرح بہہ جاوے۔ ایسی دعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ یہ دعا میسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے۔ گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ غلط خیال ہے۔ ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۶۷ء

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

(۲)

مودودی صاحب نے دونوں سوالوں کا جو جواب دیا ہے اس میں آپ نے اس بات پر تمام زور ڈالا ہے کہ عیسائی مشنری مغربی استعمار کا آلۂ کار رہے ہیں۔ اور انہوں نے ہراول دستہ کا کام دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مودودی صاحب کا یہ تجزیہ ایک حد تک صحیح ہے لیکن یہ غلط ہے کہ تمام عیسائی مشنری عمداً اور مغربی استعماری طاقتوں کی سازش سے اپنے مشن دنیا پر قائم کرتے رہے ہیں۔ بحقیقت یہ ہے کہ بہت سے عیسائی مشن محض مشنریوں کے انفرادی مذہبی جذبہ کے مرہون ہیں اور اکثر ان لوگوں نے بغیر کسی قسم کے سہارے کے کام شروع کیا۔ اور نہایت دشوار گذار علاقوں میں جان ہتھیلی پر رکھ کر وہ یسوع مسیح کا پیغام پہنچاتے رہے ہیں۔ یہ اتفاق کی بات ہے کہ اس وقت جب عیسائی مشنریوں نے تمام دنیا میں عیسائیت کی تبلیغ کا بیڑا اٹھایا مغربی استعماری طاقتیں بھی پھیلنا شروع ہوئیں اور یہ امر قدرتی تھا کہ جوں جوں مشنریوں کا کام وسیع ہوتا گیا توں توں مغربی استعمار بھی ساتھ ساتھ پاؤں پھیلاتا رہا یوں سمجھئے کہ جوں جوں مغربی ممالک نے دوسرے ممالک میں اپنے پیر جمائے عیسائیت کی مشنری مہم بھی پھیلتی چلی گئی ہے۔ اور مغربی حکومت اور مشن ایک ساتھ پہنچتے رہے۔ اور ایک دوسرے کے مددگار بنتے رہے۔ لیکن اگر ان مشنوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہزاروں لاکھوں پادریوں نے محض تبلیغ کے لئے قربانیاں دیں۔ اور سچی بات یہ ہے کہ آج تک یہ روح کام کر رہی ہے۔ چنانچہ یہ ضرب المثل عام ہے کہ جب کسی کام کو پورے خلوص اور انہماک سے کرنا ہو تو کہا جاتا ہے کہ اس کو مشنری سپرٹ سے کیا جائے۔

مغربی اقوام کا مشنوں سے ناجائز فائدہ اٹھانا اپنی جگہ پر درست ہونے کے باوجود عیسائی مشنریوں کی انفرادی قربانیاں اتنی زیادہ ہیں کہ ان سے متاثر ہوئے بغیر انسان رہ نہیں سکتا۔

عیسائی پادری یا عیسائی ممالک مذہب کی تبلیغ سے جو ناجائز فائدہ اٹھاتے رہے ہیں یا اب اٹھا رہے ہیں۔ اس میں کلام نہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ ان مشنوں کا بنیادی مقصد محض مغربی استعمار کے لئے راہ ہموار کرنا ہی رہا ہے سراسر غلط ہے۔ ہمارے سامنے جو سوال ہے وہ یہ نہیں ہے کہ عیسائی مشنوں سے مغربی استعمار ناجائز فائدے اٹھاتا ہے۔ اس کو کس طرح روکا جائے۔ اگر یہ سوال پیش نظر ہو تو اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اصل سوال تو یہ ہے کہ اسلامی ممالک میں عیسائی مشنوں پر پابندی لگانا کہاں تک جائز ہے۔ اور اسلام کا اس بارے میں نقطۂ نظر کیا ہے۔ سو اس کا جواب وہ نہیں ہے جو مودودی صاحب نے دیا ہے۔ بلکہ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام کے نقطۂ نظر سے دوسرے مذاہب کی تبلیغ پر سیاسی قسم کی پابندیاں عائد کرنا سراسر ناجائز ہے۔ جیسا کہ ہم پہلی قسط میں واضح کر چکے ہیں۔ اسلام ہر مذہب کو موقعہ دیتا ہے کہ وہ کھلے میدان میں اسلام کا مقابلہ کرے۔ یہ اور بات ہے کہ اسلام کے پہلوان دل ہار دیں۔ اس میں اسلامی تعلیم کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اسلام کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اس نے اسلام کو دوسرے تمام دینوں پر غالب کرنے کے لئے اس کو اور اپنے رسولؐ کو بھیجا ہے۔ آخرکار اسلام ہی فتح یاب ہوگا۔ اگر دوسرے ادیان کو مقابلہ کا موقعہ ہی نہ دیا جائے گا۔ تو فتح کیسی؟ اور کس کے خلاف ہوگی؟

مودودی صاحب اپنے جواب کے آخر میں فرماتے ہیں:۔

"اس سلسلے میں یہ بات بھی سمجھ لیجیئے کہ مذہبی تبلیغ کے جس منظم ادارے کو "مشن" اور جس پیشہ ور مبلغ کو "مشنری" کہا جاتا ہے وہ پہلے تو مسلمانوں کے لئے قطعی مفقود تھا اور اب بھی شاذ و نادر ہی کہیں پایا جاتا ہے۔ اسلام کی تبلیغ ہمیشہ عام افرادِ مسلمین نے کی ہے جو اپنے نجی کاموں کے لئے دنیا کے مختلف حصوں میں گئے ہیں۔ ان کو جہاں بھی لوگوں سے سابقہ پیش آیا وہاں لوگ ان کی باتیں سن کر اور ان کی طرزِ عبادت اور طرزِ زندگی کو دیکھ کر اسلام قبول کرتے چلے گئے۔ اس نوعیت کی تبلیغ کا راستہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ اس لئے اگر مغربی ممالک اسلام کے مشن اور مشنری کا داخلہ اپنے ہاں روک بھی دیں تو ہمیں اس سے کوئی خطرہ نہیں۔ جب تک مسلمان کا داخلہ کسی جگہ کھلا ہے اسلام کے داخلے کا راستہ بھی وہاں کھلا ہے۔"

(ترجمان القرآن جنوری ۶۷ء صفحہ ۳۶۴ تا ۳۶۶)

مودودی صاحب کی یہ بات بھی اصولاً اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولٰئک ھم المفلحون۔ (آل عمران)

اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

کیا مودودی صاحب کا یہ خیال ہے کہ اس آیہ کریمہ کے دائرہ میں غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ نہیں آتی۔ کیا اسلام کا خدا رب العالمین۔ اسلام کا رسول رحمة للعالمین اور اسلام کی کتاب ذکر للعالمین نہیں ہے؟ کیا خود سیدنا (باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

قطعات

اللہ اور رسول کو وہ جانتے بھی ہیں
نیکی بدی کے فرق کو پہچانتے بھی ہیں
یہ الذین جاھدوا فینا سے بے خبر
کیا فائدہ معاد کو گر مانتے بھی ہیں

شاہد وجودِ حق کے مسیح الزماں ہیں
وہ آپ اپنی ذات میں زندہ نشاں ہیں
عرفان گر نہیں ہے تو کچھ فائدہ نہیں
قرآں کے لاکھ آپ بڑے ترجماں ہیں

ارض و سما پہ سلطنتِ کردگار ہے
ہر ایک ذرہ دانۂ تسبیح یار ہے
لیکن تو اس سے بات تو کر کچھ سمجھ تو لے
کیا اس کی سلطنت میں تجھے اختیار ہے؟

یہ عقل بھی عطیۂ پروردگار ہے
امارہ کا ابھی ترے سر میں خمار ہے
لوامہ سے نہ پائے اگر عقل تربیت
فردوسِ مطمئنہ میں کب اس کو بار ہے

(تنویر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ ۔ برموقع جلسہ سالانہ

(۵)

۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد عیسائیوں نے اپنی طاقت کو اسلام کے خلاف مجتمع کر دیا تھا۔ اسی زمانہ میں پنڈت دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی جس نے اسلام اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق سخت زہریلا مواد شائع کرنا شروع کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے عین جوانی میں عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ زبانی مباحثات کا سلسلہ شروع کیا پھر اخبارات میں ان اعتراضات کے جواب دئے۔ آپ کے ان مضامین کا ایک حصہ پرانی تحریروں کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

اسی وقت آپ نے تبلیغی خطوط کا دائرہ بھی وسیع کر دیا۔ ۱۸۷۸ء، ۱۸۷۹ء میں آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف شروع فرمادی جس کا پہلا حصہ ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا اور چاروں حصے ۱۸۸۴ء تک مکمل ہو گئے۔ اس کتاب کی اشاعت نے ملک میں ایک ہیجان پیدا کر دیا۔ اس کے ابتداء میں آپ نے جلی حروف میں چیلنج دیا کہ کل مذاہب وملت کے لوگوں میں سے جو قرآن کریم کی صداقت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے منکر ہیں اگر کوئی ہمارے دلائل کو جو فرقان مجید کی صداقت اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم میں سے دئے گئے ہیں توڑ کر دکھلا دے یا اس کے مقابلہ میں اپنی الہامی کتاب میں سے اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرے اور ان دلائل کا پانچواں حصہ بھی پیش کرے جو ہم نے قرآن کریم اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں دئے ہیں تو ہم اسے تین منصفوں مقبولہ فریقین کی متفقہ رائے کے بعد اپنی دس ہزار روپیہ کی ملکیتی جائداد کا فوراً قبضہ دیدیں گے اس وقت آپ کی ساری جائداد کی قیمت اسی قدر تھی۔

اس کتاب میں آپ نے یہودیوں۔ عیسائیوں۔ مجوسیوں۔ برہمو سماجیوں۔ آریہ سماجیوں۔ بت پرستوں۔ دہریوں۔ مجوسیوں۔ اباحتیوں اور لامذہبوں وغیرہ سب کے وساوس کے جواب دئے ہیں اور مخالفین کے اصولوں پر بھی کمال تحقیق اور تدقیق کے ساتھ عقلی بحث کی ہے اور قرآن کریم کے دقائق اور حقائق اور اس کے اسرار عالیہ اور اس کے علوم حکمیہ اور اس کے اعلےٰ فلسفہ کو بیان فرمایا ہے۔ غرضیکہ یہ کتاب علوم ومعارف کا ایک بہتا ہوا دریا ہے جو اعتراضات کے سب خس وخاشاک کو بہا کر لے جاتا ہے اور نہایت صاف اور شفاف ہے۔ کسی مخالف کی کیا طاقت تھی کہ وہ مقابلہ کی تاب لاتا۔ یہ عشقِ رسولؐ کا ایک مظاہرہ تھا جو چندھیا دینے والا تھا۔ آپ نے اس کے لئے کس قدر مشقت برداشت کی ہوگی۔ کس قدر گریہ وزاری خدا کے حضور کی ہوگی۔ کس قدر خدا کے فضل اور رحم کو کھینچا ہوگا۔ کس قدر غوطے قرآنی معارف ودقائق کے سمندر میں لگائے ہوں گے کس طرح اپنے دن اور رات کے آرام کو چھوڑا ہوگا۔ اور کیا قربانی نہ دی ہوگی تب جاکر یہ نتیجہ ہوا ہوگا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا تبصرہ

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعت السنہ وسرگروہ فرقہ اہلحدیث نے اسی زمانہ میں اس کتاب پر ایک مبسوط ریویو لکھا جو پہلے ان کے رسالہ میں چھپتا رہا اور بعد میں الگ بھی کتابی شکل میں شائع ہوا جس کا حجم قریباً ڈیڑھ صد صفحات ہے۔ اس میں سے چند سطریں یہاں دی جاتی ہیں جو اس کتاب کی عظمت کو ظاہر کرتی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ وبرہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی۔ قلمی ولسانی کے علاوہ مالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھا لیا ہو اور مخالفین اسلام ومنکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوٰی کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ ومشاہدہ کرے اور اس تجربہ ومشاہدہ کا اقوامِ غیر کو مزا بھی چکھا دیا ہو"

(ریویو صفحہ ۱۲)

اس ریویو کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہی مولوی محمد حسین صاحب بعد میں سلسلہ کے اشد ترین مخالفین میں سے ہو گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اپنا سارا زور لگایا لیکن وقت پر اللہ تعالےٰ نے ان سے سچی شہادت دلوا دی۔ اور مالی وجانی وحالی نصرت کا اعتراف کروا دیا۔ یعنی آپ کی پاکیزہ زندگی کی گواہی دینے پر مجبور ہوئے۔

براہین احمدیہ کے بعد آپ کی طرف سے کتابوں کا تانتا بندھ گیا جو نہایت روشن دلائل سے پُر ہیں اور صحیح معنوں میں باطل شکن ہیں۔ کل کتابیں جو آپ نے خدمتِ دین کے لئے تصنیف فرمائیں ان کی تعداد ۸۰ کے قریب ہے۔ اور ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ انہیں پڑھنے والا وجد میں آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایک ایک لفظ میں زندگی رکھی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کی صفات کا پتہ دیتی ہیں۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کو ظاہر کرتی ہیں۔ قرآنی حقائق اور معارف کو بیان کرتی ہیں۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتی ہیں۔ جملہ مذاہب کے مقابلے میں اسلام کی صداقت کو ثابت کرتی ہیں۔ معرفت اور محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) بخشتی ہیں۔ اور پیاسی روحوں کو سیراب کرتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے چہرے کو مدت سے چھپایا ہوا تھا۔ خدا کے مسیح نے اپنے جذبۂ محبت کے زور سے اسے بے نقاب کر دیا۔ کوئی ہے جو اس خدا سے اور اس کے پیارے رسولؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرنے کے لئے آگے بڑھے اور اس کے لئے اپنے مال وجان کی قربانی پیش کرے۔ اب وہ چھپا ہوا نہیں۔ اب اس کا حسین اور پیارا چہرہ ہمیں اپنی طرف بلا رہا ہے۔ یہ سب کچھ اس مبارک انسان کے طفیل ہوا جس نے اپنے وجود کو اپنے آقا اور مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گم کر دیا اور پھر عجیب طاقتیں لے کر ظاہر ہوا۔

(۵) اس سے ہم عشقِ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے آخری نتیجہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اسی فنا فی الرسول ہونے سے آپ کو اپنے آقا اور مطاع کی نبوت کی چادر ظلّی طور پر پہنائی گئی۔ اسی کی وجہ سے آپ نے کہا

منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

یعنی میں وہ محمد اور احمد ہوں جو مجتبیٰ تھا۔ اسی کی وجہ سے آپ نے کہا

"من فرّق بینی و
بین المصطفٰی ما
عرفنی وما رانی"

یعنی جس نے میرے اور مصطفےٰؐ کے درمیان فرق کیا اس نے نہ مجھے پہچانا اور نہ جانا۔ اسی کی وجہ سے آپ کی بعثت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ قرار دیا گیا۔ اور صحابہؓ کا دوسرا دور لایا گیا۔ اور اسی کی وجہ سے خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

یدفن معی فی قبری

یعنی مسیح موعود میرے ساتھ اور میری قبر میں دفن ہوگا۔ یہی ہونا چاہیئے تھا فنا کر دینے والی محبت کا آخری نتیجہ۔

اللّٰھم صل علی محمد
وعلی اٰل محمد وعلی
عبدک المسیح الموعود
وبارک وسلم انک
حمید مجید۔
وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ
رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے پچھترویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۷ر جنوری ۱۹۶۷ء کا پہلا اجلاس

۲۷ر جنوری ـــ پہلا اجلاس

آج ساڑھے نو بجے صبح جماعتِ احمدیہ کے پچھترویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف نے سرانجام دیئے۔

اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع کی گئی جو کہ مکرم حافظ محمد صدیق صاحب ربوہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی جس کا موضوع تھا

"قرآنِ کریم کا حسن و جمال"

آپ نے فرمایا قرآن کریم خدا تعالےٰ کا کلام ہے جو انوار و برکات اور علم و معرفت کا بحرِ بیکراں اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگرچہ کلام کرنا خدا تعالےٰ کی ازلی ابدی صفت ہے اور قرآن کریم سے پہلے بھی وہ کلام کرتا رہا ہے اور بعد میں بھی وہ اپنے بندوں پر اپنا کلام نازل فرماتا رہا ہے اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا مگر ایسا کلام جو ہر لحاظ سے بے نظیر ہو اور جو ساری صفاتِ الٰہیہ کا عکس اپنے اندر رکھتا ہو قرآن کریم کے سوا کوئی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ علی الاطلاق صرف قرآن کریم ہی کو کلام اللہ کا نام دیا گیا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے قرآنِ پاک کے عدیم المثال حسن و جمال پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس میں بے نظیر ترتیب۔ موزونیت اور حکمت پائی جاتی ہے جس نے اس کے عناصر کلام کو بھی بے مثل اور یکتا بنا دیا ہے۔ یہ کلام موزونیت۔ پختگی اور دیگر تمام وجوہ فضیلت میں کمال تام کو پہنچا ہوا ہے۔ اس کی تعلیمات افراط و تفریط سے پاک ہیں اور تمام قوائے بشریہ کی آبیاری کرتی ہیں۔ کلام کی ساری ظاہری اور باطنی خوبیاں اس میں موجود ہیں۔ فصاحت و بلاغت کا یہ عالم ہے کہ ہر لفظ کمال موزونیت اپنے اندر رکھتا ہے کلمات کی ترکیب اور آیات کا ربط ایسا ہے جو اس کی شان کو اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ دوسری طرف حقائق و معارف کی یہ کیفیت ہے کہ گویا کوزہ میں سمندر کو بند کر دیا ہے۔ انسان کی جسمانی روحانی مادی اور اخلاقی غرضیکہ ہر ضرورت کو اس میں بدرجۂ اتم پورا کیا گیا ہے اس میں جلال بھی اور جمال بھی۔ ایک ہی آیت اپنے اندر ایسی ایسی متنوع کیفیات رکھتی ہے کہ عظمتِ الٰہی کے خوف سے کپکپی بھی طاری ہو جاتی ہے مگر ساتھ ہی محبتِ الٰہی سے روح گداز ہو کر پانی کی طرح بہنے بھی لگتی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ قرآنِ کریم کی متعدد خوبیوں کی وضاحت فرمائی۔ مثلاً آپ نے بتایا کہ قرآنِ کریم اپنے متبعین کے لئے غیر متناہی ترقیات کے دروازے کھولتا ہے۔ پہلے انبیاء اور پہلی کتابوں میں بیان کردہ صداقتوں کو اس نے محفوظ کر دیا۔ اس میں علتِ فاعلی۔ علتِ مادی۔ علتِ صوری اور سببِ غائی کامل طور پر پائی جاتی ہیں اس میں توحید باری تعالےٰ کا مضمون ایسے کامل اور جامع طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کوئی اور کتاب کسی جہت سے بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس کی یہ ادا بھی بڑی ہی پیاری اور دلوں کو موہ لینے والی ہے کہ اس میں اللہ ہی اللہ ہے۔ کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس میں خدا تعالےٰ کا ذکر نہ ہو۔ پھر قرآنی آیات کے مطالب و فوائد بارہا اور از سرِ نو تازہ ہوتے ہیں۔ ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے یہ ایک نئی بہار اور ایک نئی زندگی کے سامان مہیا کرتا ہے۔ یہ معقولی اور روحانی دونوں قسم کی روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے یعنی اس کے دلائل عقل کو بھی نور دیتے ہیں اور روح کی سیری کے سامان بھی کرتے ہیں۔ پھر یہ ایک زندہ کتاب ہے جو ہر زمانہ کے مُردہ دلوں کو زندگی بخشتی ہے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا غرض کہاں تک اس کی خوبیاں بیان کی جائیں ع

وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

آؤ اس پاک کلام کو محبت اور سوزِ دل کے ساتھ پڑھیں تا ہمیں معلوم ہو کہ اس کے حسن و جمال کا کیا مرتبہ ہے اور تا یہ ظاہر ہو کہ بڑی ہی برکتوں والی ہے وہ ذات جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ بے نظیر کلام نازل کیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ (حال سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن) تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا:۔

"احمدیت پر اعتراضات کے جوابات"

تقریر کے آغاز میں آپ نے بتایا کہ الٰہی سلسلوں پر نکتہ چینی اور اعتراضات کرنا کوئی نئی بات نہیں جب سے انبیاء اور مصلحین کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا ہے ان کے مخالفین کی طرف سے غلط فہمیاں پھیلانا۔ جھوٹے الزامات لگانا اور بے بنیاد اعتراضات کرنا ان کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کے متعلق بھی جو کہ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے دینِ اسلام کی عالمگیر اشاعت اور اس کے غلبہ کی جدّوجہد کو کامیاب بنانے کے لئے قائم کی گئی ہے اس کے مخالفین یہی کچھ کر رہے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے مخالفین کے تین اعتراضات کا ذکر کیا اور پھر ناقابلِ تردید دلائل کے ساتھ ان اعتراضات کا بے بنیاد ہونا واضح کیا اور بتایا کہ احمدیت کی صداقت کو مشتبہ کرنے اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احیائے اسلام پر مشتمل پاک مشن کو ناکام بنانے کے لئے مخالفین کس قدر ظلم اور تعصب و عناد سے کام لیتے ہیں اور کس طرح ایسے اعتراضات کرتے ہیں جو قرآنِ کریم۔ ارشادات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اقوالِ بزرگانِ امت کی روشنی میں سراسر غلط بے بنیاد اور باطل ثابت ہوتے ہیں۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ اس میں شک نہیں کہ سنّت اللہ کے مطابق مخالفین نے احمدیت کو مٹانے میں کوئی کسر اپنی طرف سے اٹھا نہیں رکھی اور اس کے متعلق ہر قسم کی غلط فہمیاں پھیلانے اور لوگوں کو اس سے برگشتہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن احمدیت خدا تعالےٰ کا لگایا ہوا پودا ہے اس لئے اس کی ترقی میں کوئی مخالفت حائل نہیں ہو سکتی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان ہر زمانہ میں پورا ہوتا رہا ہے اور پورا ہوتا رہے گا کہ

"یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور
سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی
چاہتے ہیں میں وہ درخت ہوں
کہ جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے
ہاتھ سے لگایا ہے۔۔۔۔۔۔
اے لوگو تم یقیناً سمجھ لو کہ
میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو
اخیر تک مجھ سے وفا
کرے گا۔۔۔۔۔"

محترم شیخ صاحب کی تقریر عنقریب انشاء اللہ تعالےٰ قسط وار الفضل میں شائع کر دی جائے گی۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغِ اسلام مغربی افریقہ (حال نائب وکیل التبشیر) نے

"بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اس کے نتائج"

کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں اس

اعلانِ نکاح

میرے بھائی جان مکرم ملک بشیر احمد صاحب آف کراچی ابن ملک عبد الغنی صاحب کا نکاح عزیزہ مبشرہ طاہرہ سلمہا اللہ تعالےٰ بنت مکرم میاں محمد یوسف صاحب گیزٹڈ اے۔سی۔سی گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان لاہور کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج غانا مشن نے جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد دار الرحمت غربی ربوہ میں پڑھا۔ احبابِ جماعت سے میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

(خاکسارہ مسز شاہد۔ غلہ منڈی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان اور خوشکن روحانی انقلاب پر مختصر طور پر روشنی ڈالی جو جماعت احمدیہ کے تبلیغی جہاد کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے رنگ میں رونما ہو رہا ہے آپ نے تقریر کے آغاز میں بتایا کہ بانیٔ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ سے اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے اور دنیا کی تمام اقوام حتیٰ کہ مغرب کی عیسائی اقوام کو بھی صداقت اسلام کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہ رہے گا۔ آپ نے بتایا کہ غلبہ اسلام کی یہ پیشگوئی آج حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد کو خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی اور انہیں آنے والی عظیم الشان جدوجہد کے لئے تیار فرمایا۔ وقف زندگی کی تحریک کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں وسیع پیمانے پر ترقی دی جس کے نتیجہ میں دنیا کے قریباً تمام اہم ممالک میں تبلیغ اسلام کا جال بچھ گیا۔ مکرم مولوی صاحب نے بتایا کہ اس جدوجہد کے نتیجہ میں جو روحانی انقلاب بپا ہو رہا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ایک طرف تو یورپ میں ایسے مخلص نومسلم نوجوانوں کی جماعت تیار ہو رہی ہے جو اسلامی تعلیمات پر صدق دل سے کاربند ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور صبح و شام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مصروف ہیں اور دوسری طرف اسکے نتیجہ میں خود مغربی ممالک کے مستشرقین یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی وجہ سے اب یورپ میں عیسائیت زوال پذیر ہے اور اسلام کا مستقبل مغربی ممالک میں اب نہایت روشن اور تابندہ نظر آتا ہے

محترم مولانا مبشر صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے بیرونی مشنوں کے حالات بیان کرتے ہوئے امریکہ یورپ مغربی افریقہ مشرقی افریقہ انڈونیشیا بورنیو فجی اور ملایا میں جماعت کی کامیاب مساعی پر روشنی ڈالی اور پھر بتایا کہ جماعت کی طرف سے دنیا کی مختلف اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کا عظیم الشان کام بھی ہو رہا ہے۔ اور سینکڑوں کی تعداد میں مساجد بھی تعمیر کی جا رہی ہیں دوست اور دشمن سبھی اس امر کا کھلے الفاظ میں اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی اس جدوجہد کے نتیجہ میں ہر جگہ عیسائیت شکست سے دوچار ہے اور اسلام کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا یہ سب کام تحریک جدید کے چندہ سے سرانجام دیا جا رہا ہے اس کام کی اہمیت اس امر کی متقاضی ہے کہ ہم تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کریں اسکے چندہ میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنی زندگیاں بھی اسلام کے لئے وقف کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم عمل کے میدان میں بھی اپنے تئیں اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ بنالیں اور اس طرح اسلام کی فوقیت اور سچائی کو عملی رنگ میں دنیا پر ظاہر کریں تا وہ دن قریب سے قریب تر آجائے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہو کہ:۔

"وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہریک جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رہے گا"

(تذکرۃ الشہادتین)

مکرم مولانا مبشر صاحب کی اس تقریر کا مکمل متن بھی انشاء اللہ عنقریب الفضل میں شائع کر دیا جائے گا۔ آپ کی تقریر کے بعد سوا بارہ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ کا رکنیت فارم

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ان کی مجلس کے جن خدام نے ابھی تک فارم رکنیت پُر نہیں کئے۔ اُن سے فارم رکنیت پُر کروا کے مرکز میں بھجوا دیں۔ خالی رکنیت فارم مطالبہ آنے پر مرکز سے بھجوا دئے جائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے کام نہیں کیا کیا آپ سب سے پہلے اسلامی مشنری نہیں تھے اور پھر کیا آپ نے تبلیغی وفود غیر مسلموں میں نہیں بھیجے تھے اور کیا آپ کا یہ تمام کام یونہی غیر منظم ہوتا تھا؟

حقیقت یہ ہے کہ منظم تبلیغ کا کام دنیا میں سب سے پہلے آپ ہی نے شروع کیا تھا اور یہ نظام کسی نہ کسی صورت میں تمام اسلامی تاریخ میں موجود رہا ہے۔ چنانچہ دنیا میں مسلمانوں نے تبلیغ کا کام ایک نظام کے ماتحت جاری کیا تھا۔ اسی نظام کی وجہ سے درویشوں نے ساری دنیا میں پھیل کر تبلیغ اسلام کا کام سرانجام دیا ہے۔ چین سے لے کر مراکو تک یہ درویش ہی تھے جو اپنے مرشد کے حکم کے ماتحت اپنا گھر بار چھوڑ چھاڑ کر دور تک پھیل گئے تھے۔ کیا یہ نظام نظام نہیں تھا کہ ایک مرشد بخارا سے اپنے مریدوں کو ہندوستان بھیجتا تھا اور ان کی تبدیلیاں کرتا رہتا تھا

یہ درست ہے کہ مسلمانوں کی آمد و رفت سے بھی غیر مسلم ممالک میں اسلام پھیلا ہے اور اسکی بھی مثالیں ملتی ہیں لیکن اس بات پر مسلمانوں نے تبلیغ اسلام کا انحصار نہیں رکھا یہ تو ایک قدرتی امر تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلامی درویشوں کا تبلیغی نظام ہی ہے جس نے حضرت معین چشتی علیہ الرحمۃ کو اجمیر میں اور حضرت داتا گنج بخش کو لاہور میں اپنے مشن قائم کرنے کا موقع بہم پہنچایا تھا۔

یہ ایک نہایت موثر نظام تھا۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس نظام کو درہم برہم کر دیا۔ یہاں تک کہ اب جبکہ عیسائیوں نے اس نظام کو ترقی دے کر موجودہ صورت میں پیش کیا ہے تو اسکو پہچاننے سے بھی انکاری ہیں۔ (باقی)

خلیفہ وقت کا انتباہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تحریر دلپذیر بتاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء میں احباب جماعت کو بڑے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کی مالی قربانی مجموعی طور پر پاکستانی جماعتوں کی مالی قربانی کی نسبت بسلسلہ تحریک جدید بڑھ رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسری قوم فاستبقوا الخیرات کے میدان میں اتنی آگے نکل جائے کہ پاکستانی جماعت کو قیادت کا حق باقی نہ رہے۔ پاکستانی احمدیوں کے لئے اس میں ایک بروقت انتباہ ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بروقت کیا گیا ہے۔ اسلئے پاکستانی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ جماعتی اور انفرادی ہر دو لحاظ سے اپنی قربانیوں کا جائزہ لیں اور تحریک جدید کے شعبہ کو اشاعت اسلام کے لئے اتنی رقم وہ ضرور مہیا کریں کہ ان کے لازمی چندوں کے بجٹ کے کم از کم تیسرے حصہ تک ان کی قربانی پہنچ جائے اب صرف یہی ایک صورت ہے جس کے ذریعہ ہم حضور ایدہ اللہ کی توقعات کے مطابق تحریک جدید کو امسال ساڑھے سات لاکھ روپے تک پہنچا سکیں گے انشاء اللہ کوئی فرد اپنی حیثیت سے کم وعدہ پیش نہ کرے تو یہ مہم بآسانی سر کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس بروقت انتباہ کے ذریعہ پوری طرح بیدار اور فعال ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل اعلیٰ اول تحریک جدید)

تقرر امراء حلقہ قمر آباد

حلقہ محراب پور ضلع نواب شاہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم حاجی قمر الدین صاحب آف قمر آباد کو امیر حلقہ قمر آباد اور مکرم حکیم محمد سہیل صاحب آف کمال ڈیرو کو امیر حلقہ محراب پور تا ۳۰-۴-۶۸ منظور فرمایا ہے۔ احباب متعلقہ نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید

جماعت احمدیہ کراچی

(مرسلہ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب ملہوترہ رحمانی ایڈیشنل سیکرٹری تحریک جدید)

(قسط نمبر ۳)

۴۴۔	مکرم بہادر بخش صاحب	سوسائٹی	..	—	۲۱۵
۴۵۔	〃 مسعود احمد صاحب خورشید	سوسائٹی	..	— ..	۳۸
۴۶۔	〃 بابو اللہ داد صاحب	درم سوائی	..	—	۲۵
۴۷۔	〃 ظفر احمد صاحب	مالیر	..	—	۱۰
۴۸۔	〃 رفیع احمد صاحب	〃	..	—	۱۲
۴۹۔	〃 شیخ خلیل الرحمان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ		..	—	۶۰
۵۰۔	〃 قریشی عبدالقیوم صاحب		..	—	۱۱۰
۵۱۔	محترمہ بیگم سیٹھ محبوب علی صاحب	سوسائٹی	..	—	۶۷
۵۲۔	مکرمہ امۃ اللہ یاسمین صاحبہ	ناظم آباد	..	—	۲۴
۵۳۔	مکرمہ نعیمہ راجہ صاحبہ	〃	۲۵	—	۱۰
۵۴۔	〃 صادقہ طاہرہ صاحبہ	سوسائٹی	..	—	۴۰
۵۵۔	〃 ناصرہ بیگم صاحبہ ایم۔ اے خورشید	〃	..	—	۲۱۰
۵۶۔	〃 ناصرہ بیگم صاحبہ حافظ بشیر احمد صاحب		..	—	۳۰
۵۷۔	مکرم نعیم احمد صاحب	ڈرگ روڈ	۲۵	—	۱۳
۵۸۔	〃 مستری محمد اسمعیل صاحب	〃	..	—	۱۰
۵۹۔	〃 صوفی عبدالقدیر صاحب	سوسائٹی	..	—	۵۵
۶۰۔	〃 حاجی شیخ رشید احمد صاحب محمود معہ اہل و عیال		..	—	۳۱۳
۶۱۔	مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ سعید خالد صاحب۔ سعید منزل		..	—	۱۵
۶۲۔	مکرم شیخ رفیع الدین صاحب معہ اہل و عیال	سوسائٹی	۴۲	—	۱۳۹
۶۳۔	〃 ملک مجید احمد صاحب بیرسٹر	درم سوائی	..	—	۲۵
۶۴۔	〃 ملک ناصر احمد صاحب	〃	..	—	۲۰
۶۵۔	چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	سوسائٹی	..	—	۲۵
۶۶۔	محترمہ استانی لطیفہ خاتون صاحبہ	جنوبی	..	—	۵۳
۶۷۔	〃 حسینہ بیگم صاحبہ	صدر	۵۰	—	۱۱
۶۸۔	محترم عالم الدین صاحب	〃	۱۰	—	۱۸
۶۹۔	محترمہ بلقیس صادقہ صاحبہ	لیاقت آباد	..	—	۳۲
۷۰۔	〃 ذکیہ بٹ صاحبہ عبداللہ صاحب بٹ	〃	..	—	۱۰
۷۱۔	مکرم فلائٹ لفٹنٹ منیر احمد صاحب	ڈرگ روڈ	..	—	۴۰
۷۲۔	〃 سید رشید احمد صاحب فاروق		..	—	۱۲
۷۳۔	〃 چوہدری عبدالغنی صاحب	صدر	..	—	۱۲۸
۷۴۔	محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک صفدر علی صاحب	〃	..	—	۱۳
۷۵۔	محترم مولوی عبدالمالک خاں صاحب	〃	..	—	۲۱
۷۶۔	محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ		..	—	۲۰۴
۷۷۔	〃 سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ	پیر کالونی	..	—	۲۰
۷۸۔	مکرم سید مسعود احمد صاحب بخاری		..	—	۴۰
۷۹۔	بچگان سید میجر محمود احمد صاحب		..	—	۱۰
۸۰۔	مکرم محمد جمیل صاحب چغتائی	عزیز آباد	..	—	۶۵
۸۱۔	〃 محمد رفیق صاحب چغتائی	〃	..	—	۴۴
۸۲۔	〃 چوہدری ناصر احمد صاحب	لی مارکیٹ	..	—	۵۰
۸۳۔	〃 فلائٹ لفٹنٹ محمود احمد صاحب باجوہ	ڈرگ روڈ	..	—	۱۱۰
۸۴۔	〃 محمد سبحان صاحب	لیاقت آباد	۲۵	—	۱۰
۸۵۔	〃 عبدالرشید صاحب	لیاقت آباد	..	—	۲۲
۸۶۔	〃 قریشی علی محمد صاحب	لی مارکیٹ	..	—	۱۰

(باقی)

جماعت احمدیہ محمود آباد کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۲/۱۲ ۶۷ء بروز سوموار بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم یعقوب احمد صاحب نے کی۔ پھر مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب انسپکٹر وصایا نے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک کی۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر عبدل خاں صاحب آف کنری نے سندھی زبان میں تقریر کی اور احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخری تقریر مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے کی جس میں آپ نے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالعزیز قائمقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمود آباد)

ایک مستعد کارکن

محترم منور احمد صاحب کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر ہوئے ہیں۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی روزنامچہ ہیں ان کی طرف سے کام کے متعلق اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ ان رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ماشاء اللہ خوب تندہی سے فاؤنڈیشن کا کام سر انجام دے رہے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ نئے وعدہ جات کے حصول میں بھی انہیں کامیابی ہو رہی ہے اور سابقہ وعدوں میں اضافہ کی تحریک بھی کرتے ہیں اور یہ تحریک بھی مقبول ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید کام کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست دعا

سید امیر حیدر شاہ صاحب شیعے فرقہ کے ایک عالم تھے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ان پر حق کھول دیا اور وہ احمدی ہو گئے۔ احمدی ہوتے ہی جلد بعد ہی انہوں نے وصیت کرا دی اور بہت اخلاص کا ثبوت دیا۔ وہ ٹی۔ بی کے مریض ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔

(خاکسار ماسٹر حامد علی ہیلوی سنئر ہیڈ ماسٹر لیہ ضلع مظفر گڑھ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے والٹن ٹریننگ سکول میں داخلہ

کورس برائے فرسٹ گریڈ ٹکٹ کلکٹر۔ عرصہ ایک ماہ۔ قابلیت کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱/۲/۶۷ کو ۱۸ تا ۲۴ سال۔ درخواست مجوزہ فارم پر معرفت ایمپلائمنٹ ایکسچینج ۲/۲/۶۷ تک فارم مطلوبہ ہر بڑے اسٹیشن سے ۱/- ادا کر کے حاصل کریں۔ رہائش کا سرٹیفکیٹ متعلقہ ضلع کے مجسٹریٹ درجہ اول سے۔ (پ۔ ٹ ۲۹-۱-۶۷)

فل برائیٹ فیلوشپس برائے طلباء و معلمین ۱۹۶۸-۶۹

پوسٹ گریجوایٹ تعلیم اور ٹیچر ڈویلپمنٹ کیلئے امریکی یونیورسٹی اور کالجز میں پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے لئے عمر ۲۲ تا ۳۵ سال ثانی الذکر کے لئے ۵۰ سال تک۔ اول الذکر کے لئے ایم اے ایم ایس سی۔ فرسٹ۔ II ڈویژن تجربہ ایک سال ثانی الذکر کے لئے تجربہ تین سال قابلیت بی۔ ٹی یا بی۔ ایڈ۔ II ڈویژن درخواست کا فارم مع ہدایات کے لئے ۱۱ x ۵ کا لفافہ جس پر ۹۰ پیسے کے ٹکٹ چسپاں ہوں کسی یو۔ ایس ایجوکیشنل فونڈیشن پاکستان کو ارسال کریں۔ درخواست کی آخری تاریخ ۶۷-۳-۱۳ (پ۔ ٹ ۲۹-۱-۶۷)

ایسٹ ویسٹ سنٹر وظائف، جو پاکستانی امیدوار ایسٹ ویسٹ سنٹر۔ ہوائی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنا چاہیں درخواست ۱/۳ تک دے سکتے ہیں۔ عمر ۳۰ سال تک۔ قابلیت فرسٹ سیکنڈ ڈویژن ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس سی۔ بی ایڈ۔ آمد و رفت اور رہائش کا خرچ وظیفہ میں شامل ہوگا۔ درخواست بنام یو۔ ایس ایجوکیشنل فونڈیشن پاکستان ۸۳ این۔ آئی لائنز صدر کراچی ۳ (پ۔ ٹ ۲۹)

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۸ فروری۔ کل صبح افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ اور ملکہ حمیرہ پاکستان کے ساتھ روزہ غیر سرکاری دورے پر راولپنڈی پہنچے تو ان کا نہایت پرجوش اور پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ چک لالہ کے ہوائی اڈے پر شاہ افغانستان کا استقبال صدر ایوب نے کیا انہوں نے معزز مہمان سے نہایت گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ اگرچہ یہ دورہ غیر سرکاری ہے لیکن شاہ افغانستان کا استقبال اسی شان و شوکت سے کیا گیا جس طرح سرکاری طور پر دورہ کرنے والے غیر ملکی سربراہوں کا کیا جاتا ہے شاہی مہمانوں کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی اور پاکستان کی مسلح افواج کے دستوں نے بھی سلامی دی۔ انہوں نے صدر ایوب کے ہمراہ گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر پاکستان اور افغانستان کے قومی ترانوں کی دھنیں بھی بجائی گئیں۔

شاہی مہمانوں کا طیارہ گیارہ بجے صبح چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ شاہ ظاہر شاہ اور ملکہ نے جونہی طیارے سے باہر قدم رکھا تو صدر ایوب اور ان کی صاحبزادی بیگم نسیم اورنگ زیب نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈے پر قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان، مرکزی اور صوبائی کابینہ کے وزراء، آرمی کے کمانڈر انچیف اعلیٰ سول اور فوجی حکام اور ممتاز شہری موجود تھے۔

صدر محمد ایوب نے شاہی مہمانوں کا وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ، بیگم پیرزادہ۔ اور پاکستان میں افغان سفیر کی اہلیہ مسز سلیمان افغانستان میں پاکستان کے سفیر جنرل محمد یوسف بیگم یوسف صدر کے ملٹری سیکرٹری اور شاہ کے پاکستان ملٹری سیکرٹری سے تعارف کرایا گیا۔

اس کے بعد خوش لباس بچوں نے شاہی جوڑے کو گلدستہ پیش کیا۔ بعد ازاں شاہ۔ صدر ایوب کے ہمراہ گارڈ آف آنر کی سلامی لینے کے لئے ڈائس پر چڑھے اور گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ فوج کے دستہ نے بعد ازاں مارچ پاسٹ کیا۔

ہوائی اڈے کی تقریبات ختم ہونے کے بعد شاہی مہمان صدر ایوب کے ہمراہ موٹروں کے جلوس میں صدر کے مہمان خانہ روانہ ہوئے۔ جہاں وہ قیام کریں گے۔

شاہ صدر ایوب کے ہمراہ ایک سیاہ رنگ کی کار میں سوار تھے۔ ہوائی اڈے سے مہمان خانے تک تمام راستے کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور جابجا اردو اور پشتو میں ہمسایہ ملک کے مہمانوں کے خیر مقدم کے نعرے درج تھے۔ راستے میں ہزاروں شہریوں اور سکولوں کے طالب علموں نے جو سڑک کے دونوں کناروں پر قطاروں میں کھڑے تھے تالیاں بجا کر معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔

شاہی جوڑے کے ہمراہ افغانستان کے وزیر خارجہ مسٹر نور احمد اعتمادی اور شہزادی مریم اور شہزادہ داؤد بھی پاکستان آئے ہیں۔

● اسلام آباد۔ ۸ فروری صدر ایوب خان اور افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ آج صبح یہاں غیر رسمی بات چیت کریں گے جس کے دوران دونوں ملکوں میں اقتصادی تعاون بڑھانے پر بھی غور کیا جائے گا۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ دونوں سربراہوں کی بات چیت کے بعد کوئی مشترکہ اعلان جاری نہیں کیا جائے گا

● ہوسٹن ۸ فروری۔ اسلام کے مایہ ناز فرزند اور باکسنگ کے عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے نے ایرنی ٹیرل کو پندرہویں راؤنڈ میں ہرا کر مکہ بازی کا عالمی اعزاز برقرار رکھا۔ جس کے بعد اب اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا ہے کہ اس وقت دنیا میں محمد علی سے بڑا اور کوئی مکہ باز نہیں ہے عالمی باکسنگ ایسوسی ایشن سرکاری طور پر ارنی ٹیرل کو عالمی چیمپئن تصور کرتی تھی۔ لیکن اب ایسوسی ایشن کو کے لئے بھی اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا کہ وہ محمد علی کو عالمی چیمپئن تسلیم کرے محمد علی نے یہ مقابلہ پوائنٹس پر جیتا ہے۔

اس مقابلہ کو مواصلاتی سیارہ کے ذریعہ بحر اوقیانوس کے دوسری طرف بھی دکھایا گیا۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں نے پہلے کسی اور مقابلہ کو نہیں دیکھا۔

● ٹوکیو ۸ فروری۔ جاپان کے اخبار "یومیوری" کے جکارتہ کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو جاپان میں سیاسی پناہ حاصل کریں۔ نامہ نگار نے معتبر ذرائع کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ صدر سوکارنو اس ماہ یا آئندہ ماہ ٹوکیو پہنچ جائیں گے۔ اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے جاپان کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر انڈونیشی حکومت جاپان کو سرکاری طور پر یہ اطلاع دے کہ صدر سوکارنو جاپان میں قیام کرنا چاہتے ہیں تو جاپان صدر سوکارنو کا خیر مقدم کرے گا۔

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ انڈونیشیا کے اعلیٰ حکام صدر سوکارنو کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو جائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خرابی صحت کی بناء پر آرام اور علاج کی غرض سے ملک سے باہر چلے جائیں۔

● جکارتہ ۸ فروری۔ انڈونیشیا کی سوشلسٹ پارٹی نے انڈونیشیا کے مرد آہن سوہارتو سے اپیل کی ہے کہ وہ صدر سوکارنو کو الگ کر کے خود صدر کا عہدہ سنبھال لیں کیونکہ یہ بات عوام اور قوم کے حق میں بہتر ہوگی۔

● راولپنڈی ۸ فروری۔ وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ عنقریب روس اور انڈونیشیا کا دورہ کریں گے۔ باخبر ذرائع کے مطابق وزیر خارجہ کے غیر ملکی دوروں کی تاریخیں مقرر کی جا رہی ہیں۔

● نئی دہلی ۸ فروری۔ بھارت میں عام انتخابات کے لئے پولنگ کی تاریخیں جوں جوں قریب آ رہی ہیں انتخابی ہنگامے اور فساد کا تعدد بڑھتا جا رہا ہے کل مہاراشٹر کے شہر پہلگام مشرقی پنجاب کے شہروں بٹالہ، ہوشیار پور اور جالندھر میں سخت بلوے ہوئے جن میں ایک شخص ہلاک اور تقریباً چالیس افراد زخمی ہوئے بہار میں سخت کشیدگی کی وجہ سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

پہلگام میں مخالف امیدوار کے حامیوں نے زبردست ٹکراؤ کیا جس سے ۲۵ افراد زخمی ہو گئے۔ جالندھر میں بھارت کے وزیر دفاع سردار سورن سنگھ کی صدارت میں ایک انتخابی جلسہ میں شامل ہونے والے آپس میں لڑ پڑے انہوں نے باقاعدہ صف بندی کر کے ایک دوسرے پر حملے کئے یہاں گھمسان کی جنگ لڑی گئی جس میں بارہ افراد زخمی ہوئے بٹالہ میں صبح کو پھر تصادم ہوا۔ اس میں پانچ افراد زخمی ہوئے تھے۔ آج ایک سکھ زخمی ہسپتال میں چل بسا۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

(افسر خزانہ صیغہ صدر انجمن احمدیہ)

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ الفضل اللہ ھے ربوہ ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے سالانہ چندہ صرف چھ روپے (دفتر ماہنامہ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حج دنیا پر یہ آشکار کرتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دوڑ رہا ہے

اور یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۲۸ تا ۳۰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے حج بیت اللہ کا ذکر فرمایا ہے جو ایک اہم اسلامی عبادت ہے اور جس کے مطابق ہر سال لاکھوں آدمی جن میں سے کوئی کسی قوم کا ہوتا ہے اور کوئی کسی ملک کا۔ ایک دوسرے کے رسم و رواج ایک دوسرے کی زبان اور ایک دوسرے کی عادات وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اور اپنے عمل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متحد کر دیا ہے کہ باوجود اختلاف زبان۔ اختلاف عقائد اختلاف رنگ و نسل، اختلاف خیالات اور اختلاف آب و ہوا کے ہم اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر ایک جگہ پر جمع ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اسیطرح مسلمانوں نے اپنے عمل سے ظاہر کر دیا کہ حج کے علاوہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور جب تک مسلمانوں میں یہ روح قائم رہے گی کسی دشمن کی یہ طاقت نہیں ہوگی کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے یا مسلمانوں کی یک جہتی کو توڑ سکے۔ کیونکہ جب تک خانہ کعبہ رہے گا مسلمانوں کی یک جہتی بھی قائم رہے گی۔ اُن کی آنکھوں کے سامنے نہ صرف یہ نظارہ ہوتا ہے کہ دنیا کے کن کن کونوں میں خدا تعالےٰ نے اسلام کو پھیلا دیا بلکہ وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایک بے آب و گیاہ جنگل سے بلند ہونے والی وہ آواز جس کو غیر تو الگ رہے اپنے بھی نہیں سنتے تھے اور آواز دینے والے کو ہر قسم کے مظالم کا تختۂ مشق بنا رہے تھے آج دنیا کے کونوں کونوں تک پہنچ کر لاکھوں انسانوں کے اجتماع کا باعث بن رہی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھتے اور اپنے ایمانوں میں ایک تازگی اور لطافت محسوس کرتے ہیں کہ کہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے ایک ایسی آواز بلند کی جو گونجی اور گونجتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ دور دراز ملکوں میں پہنچی اور لاکھوں لوگوں کو یہاں کھینچ لائی۔ اور وہ مکہ جہاں رہنے والوں کی اذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور جنہیں اس سرزمین میں لا الٰہ اِلّا اللّٰہ کہنے کی اجازت تک نہیں تھی آج اسی مکہ مکرمہ میں ہر ایک کی زبان پر اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ اِلّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد جاری ہے اور لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک۔ کہتے جا رہے ہیں گویا اس وقت خدا تعالےٰ اُن کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اُس سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ تیرا کوئی شریک نہیں صرف تو ہی اس امر کا مستحق ہے کہ بندوں کو آواز دے اور اے خدا تیرے بلانے پر ہم تیرے حضور حاضر ہیں۔ پس مکہ مکرمہ وہ مقام ہے جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان صرف اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی عبادت کریں۔ اور دنیا کے سامنے اس بات کی شہادت پیش کریں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے اور آپ کے خادم آج بھی آپ کی آواز کو بلند کرنے کے لئے دنیا میں موجود ہیں۔ گویا حج دنیا کو یہ پیغام پہنچاتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دوڑ رہا ہے۔ اب بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والے لوگ اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہیں اور انہوں نے اپنے اس تعلق کا اعلان کیا ہے جو انہیں اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے انہوں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ چاہے کمزور ہی سہی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ اور اب بھی مسلمانوں کی قومی زندگی کی رگ پھڑک رہی ہے"

(تفسیر کبیر)

درخواستِ دُعا

۱۔ خاکسار کے والدِ محترم ولایت حسین صاحب جلسہ سالانہ کے بعد سے بخار کھانسی وغیرہ سے بہت بیمار ہیں۔ پسلیوں میں درد کی شکایت بھی ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب محترم کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ہدایت اللہ ہادی

دار الرحمت غربی۔ ربوہ

۲۔ میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(ثمینہ۔ ربوہ)

مجالس موصیان کا قیام اور ان کے صدر کا انتخاب!

محترم امراء اضلاع، صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی فوری توجہ کے لئے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ کے موقع پر مجالس موصیان اور ان کے فرائض کے بارے میں مفصل اعلان فرمایا ہے۔ احباب جماعت اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے تازہ ارشادات کی روشنی میں مندرجہ ذیل مزید ہدایات کا اعلان کیا جاتا ہے :-

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے

۲۔ انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم ۱۰۰/۱۰۰ ہے۔ صرف بیمار، مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ لجنہ یا دار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

۳۔ مجلس موصیان کا صدر منتخب کرا کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب اطلاع دیں گے۔ یہ اطلاع یا رپورٹ صدر مجلس بہشتی مقبرہ ربوہ کے نام بھیجی جائے۔ اس انتخاب کو بعد ازاں نظارت علیا کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا۔

۴۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس عاملہ کا رکن بھی قرار پائے گا۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی تاکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۵۔ قیام مجالس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے مقامی صدر صاحبان اور امراء صاحبان اضلاع اور مربیانِ سلسلہ احمدیہ ذمہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر اندر یہ انتخابات مکمل ہونے لازمی ہیں۔

۶۔ اس سلسلہ میں ریکارڈ اور مزید کارروائی دفتر مقبرہ بہشتی ربوہ کے ذریعہ ہوگی۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

صدر مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ ربوہ